بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ

صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال
قال
رسول
اللہ ﷺ
انما
الاعمال
بالنیات

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

جملہ حقوق بحق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند محفوظ @

نام کتاب : صحیح بخاری شریف
مترجم : حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر : مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت : ۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت : ۱۰۰۰
قیمت :

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶
۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی
۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی
۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربر شاہ سری نگر، کشمیر
۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱
۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

کرتے ہیں اور خصوصاً ان لوگوں پر جنہیں بجز ان کی محنت مزدوری کے کچھ نہیں ملتا"۔ آخر آیت تک۔

٤٦٦٩- حدَّثني إسْحَاقُ بْنُ إبْرَاهِيمَ، قَالَ : قُلْتُ لأبِي أُسَامَةَ أحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأنْصَارِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بالصَّدَقَةِ فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بالْمُدِّ وَإِنَّ لأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ.

[راجع: ١٤١٥]

(۴۶۶۹) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا کہ میں نے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) سے پوچھا' آپ حضرات سے زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا تھا کہ ان سے سلیمان نے' ان سے شقیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ صدقہ کی ترغیب دیتے تھے تو آپ کے بعض صحابہؓ مزدوری کر کے لاتے اور (بڑی مشکل سے) ایک مد کا صدقہ کر سکتے لیکن آج انہیں میں بعض ایسے ہیں جن کے پاس لاکھوں درہم ہیں۔ غالباً ان کا اشارہ خود اپنی طرف تھا (حماد نے کہا ہاں سچ ہے)

١٢- باب قَوْلِهِ : ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾

باب آیت ﴿استغفرلهم اولا تستغفرلهم.....﴾ کی تفسیر

یعنی اے نبی! آپ ان کیلئے استغفار کریں یا نہ کریں۔ اگر آپ ان کیلئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں گے (جب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا)

ان منافقین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جو عہد رسالت میں اوپر سے اسلام کا دم بھرتے اور دل سے ہر وقت مسلمانوں کی گھات میں لگے رہتے۔ جن کا سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ یہاں پر مذکور آیات کا تعلق ان ہی منافقین سے ہے۔

٤٦٧٠- حدَّثنَا عُبَيْدُ بْنُ إسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ فَسَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ

(۴۶۷۰) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا' ان سے ابو اسامہ نے' ان سے عبیداللہ عمری نے' ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) کا انتقال ہوا تو اس کے لڑکے عبداللہ بن عبداللہ (جو پختہ مسلمان تھے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ اپنی قمیص ان کے والد کے کفن کے لئے عنایت فرما دیں۔ آنحضرت ﷺ نے قمیص عنایت فرمائی۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ آپؐ نماز جنازہ بھی پڑھا دیں۔ آنحضرتؐ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بھی آگے بڑھ گئے۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپؐ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے جا رہے ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس سے منع بھی فرما دیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے فرمایا ہے

عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ)) قَالَ : إِنَّهُ مُنَافِقٌ. قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى : ﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾

کہ "آپؐ ان کے لئے استغفار کریں خواہ نہ کریں۔ اگر آپؐ ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں گے (تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا) اس لئے میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا۔ (ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ استغفار کرنے سے معاف کر دے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے لیکن یہ شخص تو منافق ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آخر آنحضرتؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ "اور ان سے جو کوئی مرجائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھئے اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو۔"

تشریح دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرا کرتہ اس کے کچھ کام آنے والا نہیں ہے لیکن مجھے امید ہے کہ میرے اس عمل سے اس کی قوم کے ہزار آدمی مسلمان ہو جائیں گے۔ ایسا ہی ہوا عبداللہ بن ابی کی قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔ آپ کے اخلاق کا ان پر بہت بڑا اثر ہوا۔ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن ابی ابھی زندہ تھا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو بلوایا اور آپ سے کرتہ مانگا اور دعا کی درخواست کی۔ حافظ صاحب نقل کرتے ہیں لما مرض عبدالله بن ابی جاء ه النبی صلی الله علیه وسلم فکلمه فقال قد علمت ما تقول فامنن علی فکفنی فی قمیصک وصل علی ففعل وکان عبدالله بن ابی اراد بذالک دفع العارعن ولده وعشیرته بعد موته فاطر الرغبة فی صلاة النبی صلی الله علیه وسلم ووقعت اجابته علی سواله بحسب ما ظهر من حاله آلٰی من کشف آلله الغطاء عن ذالک کما سیاتی وهذا من احسن الاجوبة فیما یتعلق بهذه القصة (فتح الباری)

عبداللہ بن ابی نے آنحضرتؐ سے جنازہ اور کرتہ کے لیے خود درخواست کی تھی تاکہ بعد میں اس کی اولاد اور خاندان پر عار نہ ہو۔ رسول کریم ﷺ پر اس کی مصلحتوں کا کشف ہو گیا تھا' اس لیے آپؐ نے اس کی درخواست کو قبول فرمایا' اس عبارت کا یہی خلاصہ ہے۔ مصلحتوں کا ذکر ابھی پیچھے ہو چکا ہے۔

٤٦٧١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ بْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ

(۴۶۷۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے اور ان کے علاوہ (ابو صالح عبداللہ بن صالح) نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے بیان کیا' انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے' ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب عبداللہ بن ابی ابن سلول کی موت ہوئی تو رسول کریم ﷺ سے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کہا گیا۔ جب آپ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں جلدی سے خدمت نبوی میں پہنچا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! آپ ابن ابی (منافق) کی نماز جنازہ پڑھانے لگے حالانکہ اس نے فلاں فلاں دن اس اس طرح

أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: ((أَعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ)) فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ)) فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: ((إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا)) قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلاَّ يَسِيرًا، حَتَّى نَزَلَتِ الآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ ﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿وَهُمْ فَاسِقُونَ﴾ قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ.[راجع:١٣٦٦]

کی باتیں (اسلام کے خلاف) کی تھیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس کی کہی ہوئی باتیں ایک ایک کر کے پیش کرنے لگا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے تبسم کر کے فرمایا' عمر! میرے پاس سے ہٹ جاؤ (اور صف میں جا کے کھڑے ہو جاؤ) میں نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ اس لئے میں نے (ان کے لئے استغفار کرنے اور ان کی نماز جنازہ پڑھانے ہی کو) پسند کیا' اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے سے اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی اور واپس تشریف لائے' تھوڑی دیر ابھی ہوئی تھی کہ سورۂ برأت کی دو آیتیں نازل ہوئیں کہ "ان میں سے جو کوئی مرجائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھئے" آخر آیت وھم فاسقون تک۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعد میں مجھے آنحضرتؐ کے سامنے اپنی اس درجہ جرأت پر خود بھی حیرت ہوئی اور اللہ اور اس کے رسول بہتر جاننے والے ہیں۔

اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق حکم دیا۔ کیا کہنا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ عجیب صائب الرائے تھے۔ انتظامی امور اور سیاست دانی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ آنحضرتؐ کے پیش نظر ایک مصلحت تھی جس کا بیان پیچھے ہو چکا ہے۔ بعد میں صریح ممانعت نازل ہونے کے بعد آپ نے کسی منافق کا جنازہ نہیں پڑھایا۔

١٣- باب قَوْلِهِ : ﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾

باب آیت ﴿ ولا تصل علی احد منھم..... ﴾ کی تفسیر

یعنی اے نبی! اگر ان میں سے کوئی مرجائے تو آپ اس پر کبھی بھی نماز جنازہ نہ پڑھئے اور نہ اس کی (دعائے مغفرت کے لئے) قبر پر کھڑے ہونا۔ بے شک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ فاسق مرے ہیں۔

٤٦٧٢- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ

(۴۶۷۲) مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے' ان سے عبید اللہ نے اور ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آنحضرتؐ نے انہیں اپنا کرتہ عنایت فرمایا اور فرمایا کہ اس